urdubooks.wordpress.com

لہذا جسکا عقیدہ اور ایمان جتنا پختہ اور مضبوط ہوگا تو اسکا ارادہ اور عزم بھی اتنا ہی مضبوط ہوگا اور وہ اتنا ہی عظیم الشان کام سرانجام دے سکے گا، اس عقیدہ کو کمزور اور خراب کرنے کے لئے مختلف قسم کے گمراہ لوگ اور طاغوتی طاقتیں اور شیاطین وغیرہ غلط پروپیگنڈہ اور شکوک وشبہات ڈال کر عقائد کو کمزور کرنے کی کوشش کرتی رہی ہیں، اس لیے سلف صالحین اور ائمہ کرام نے عقائد کو صحیح کرنے کے لیے بڑی بڑی کوششیں کی ہیں اور اعتقاد کی حفاظت کے لیے عقائد پر کتابیں تصنیف کی ہیں چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے رسالہ فقہ اکبر لکھ کر عقائد کو سمجھایا ہے اور امام طحاویؒ نے العقیدہ الطحاویہ لکھ کر عقائد کو واضح کیا ہے۔

ائمہ عقائد

علم عقائد میں اہل سنت والجماعت کے دو مشہور امام گزرے ہیں۔

(۱) امام ابوالحسن الاشعریؒ:۔ انکا اسم گرامی علی بن اسماعیل بن ابی بشیرؒ ہے آپکا سلسلہ نسب جلیل القدر صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے اس لئے آپ اشعری کہلاتے ہیں آپ ۲۶۰ھ بمقام بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۳۳۰ھ بمقام بغداد میں آپ نے وفات پائی، آپ نے ابتدا میں ابوعلی عبدالوہاب جبائی معتزلی سے تعلیم حاصل کی اور اپنی عمر کے چالیس سال معتزلہ عقائد کی ترویج دینے میں گزارے اور انکے امام رہے، لیکن رب العزت کو منظور تھا کہ ان سے دین حق کی تائید ونصرت کروانی تھی چنانچہ رمضان المبارک میں تین دفعہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور ہر بار آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن ان عقائد کی تائید کرو جو مجھ سے مروی ہیں، چنانچہ رب العزت نے دستگیری فرمائی اور آپ نے معتزلہ کے مذہب سے توبہ کی اور بصرہ کی جامع مسجد میں جاکر اعلان کیا کہ میں نے معتزلہ عقائد سے توبہ کرلی ہے، اسکے بعد بغداد جاکر حدیث وفقہ کی تکمیل کی اور اہلسنت والجماعت کے عقیدوں کی پُرزور تائید کی، حتی کہ معتزلہ کے بے بنیاد عقائد کی عمارت متزلزل ہوگئی اور انکے رد میں

besturdubooks.wordpress.com

کثرت سے کتابیں لکھیں اور آپ خود مذہباً شافعی تھے اور شافعیوں میں آپکی بڑی قدر و منزلت ہوئی سینکڑوں ہزاروں علماء آپکے شاگرد ہوئے ان میں مشہور آپکے شاگرد ابوبکر باقلانیؒ، ابواسحاق اسفرائیؒ اور ابوبکر بن فورکؒ ہیں۔

(۲) امام ابومنصور محمد بن محمود سمرقندی ماتریدیؒ: علم عقائد میں اہل سنت والجماعت کے دوسرے مشہور امام ابومنصور محمد بن محمود سمرقندی ماتریدیؒ ہیں، سمرقند کے علاقہ میں ماترید ایک قصبہ تھا جہاں آپ پیدا ہوئے اس لئے آپ ماتریدی کی نسبت سے بھی مشہور ہیں، علم الہدیٰ آپکا لقب تھا آپ ماوراء النہر کے علاقے میں اہلسنت والجماعت کے امام تھے آپ فقہ میں حنفی مسلک رکھتے تھے اور آپ نے امام ابونصر عیاضؒ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور وہ امام ابوبکر جوزجانیؒ کے شاگرد ہیں اور انہوں نے امام محمدؒ کی شاگردی اختیار کی تھی اسلئے آپ دو واسطوں سے امام محمدؒ اور امام ابویوسفؒ کے شاگرد ہوئے آپکی تصنیفات میں سے کتاب التوحید، کتاب المقالات، تاویلات القرآن، بیان وہم المعتزلہ، کتاب ماخذ الشرائع، اصول الفقہ اور کتاب الجدل مشہور ہیں اور آپ نے ۳۳۳ھ میں وفات پائی ہے۔

یہ دونوں حضرات اہل سنت والجماعت کے علم عقائد میں امام ہیں اور انکے بیان کردہ عقائد قرآن وسنت سے اخذ ہیں اور حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ اور سلف صالحینؒ سے منقول ہیں اور علمائے امت انہی عقائد پر قائم رہے اور ان ہی عقیدوں پر خاتمہ کی تمنا کرتے رہے اور اہل سنت والجماعت میں سے خواہ حنفی ہوں یا مالکی، حنبلی ہوں یا شافعی ان کے بیان کردہ عقائد پر متفق ہیں اور علم عقائد میں انکو اپنا امام مانتے ہیں، اشاعرہ اور ماتریدیہ کا علم کلام کے بعض مسائل میں اختلاف ہے جنکی تعداد علامہ سبکیؒ کے قول کے مطابق بارہ ہے باقی ہر مسئلہ میں یہ دونوں امام متفق ہیں اور مسائل اختلافیہ میں شوافع امام اشعریؒ کے تابع ہیں اس لئے انکو اشاعرہ کہتے ہیں اور احناف اختلافی مسائل میں امام ماتریدیؒ کے تابع ہیں اس لئے انکو ماتریدیہ کہتے ہیں۔

urdubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذَا مَارَوَاهُ الْإِمَامُ اَبُوْجَعْفَرِ الطَّحَاوِيُّ فِيْ ذِكْرِ بَيَانِ اِعْتِقَادِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، عَلٰى مَذْهَبِ فُقَهَاءِ الْمِلَّةِ : اَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانَ بْنِ ثَابِتِ الْكُوْفِيْ وَاَبِيْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيْ ، وَاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدَبْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيْ ، رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَمَايَعْتَقِدُوْنَ مِنْ اُصُوْلِ الدِّيْنِ وَيَدِيْنُوْنَ بِهٖ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ الْإِمَامُ وَبِهٖ قَالَ الْإِمَامَانِ الْمَذْكُوْرَانِ رَحِمَهُمَااللّٰهُ تَعَالٰى : نَقُوْلُ فِيْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ مُعْتَقِدِيْنَ بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاحِدٌلَاشَرِيْكَ لَهٗ وَلَاشَيْءَ مِثْلُهٗ، وَلَاشَيْءَ يُعْجِزُهٗ وَلَااِلٰهَ غَيْرُهٗ.

ترجمہ:۔ یہ وہ ہے جسکو روایت کیا ہے حضرت امام ابوجعفر طحاویؒ نے اہل سنت وجماعت کے اس اعتقاد کے بیان کے ذکر میں، جو فقہاء ملت حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفیؒ اور حضرت امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاریؒ اور حضرت ابوعبداللہ محمد بن حسن شیبانیؒ کے مذہب کے مطابق ہے اور اسمیں وہ اصول دین بھی ذکر کیے گئے ہیں جن پر ائمہ اعتقاد رکھتے تھے، اور انکے مطابق اللہ رب العالمین کے مطیع ہوتے تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا اور یہی فرماتے ہیں دونوں مذکورہ امام یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اللہ رب العزت کی توفیق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید کے متعلق ہم اس اعتقاد کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد ہیں انکا کوئی شریک نہیں، کوئی چیز انکی مثل نہیں اور نہ کوئی چیز انکو عاجز کرسکتی ہے اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔

تجزیہ عبارت :۔ مذکورہ عبارت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ عقائد امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مذہب سے اخذ کیے گئے ہیں اور اسکے بعد توحید کا اثبات کیا گیا

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔

ماخذ کتاب

تشریح

قَوْلُہٗ ھٰذَا مَارَوَاہُ الْاِمَامُ اَبُوْجَعْفَرِ الطَّحَاوِیُّ الخ

امام ابوجعفر طحاویؒ نے اس کتاب میں اہل سنت والجماعت کے ان عقائد واصول دین کو بیان کیا ہے جو فقہیہ ملت حضرت امام ابوحنیفہؒ سے اور ائمہ احناف حضرت امام ابویوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ سے منقول ہیں اور امام ابوحنیفہؒ نے یہ عقائد تابعینؒ اور صحابہ کرامؓ سے لیے ہیں اور صحابہ کرامؓ نے یہ عقائد براہ راست سرور دو عالم ﷺ سے سیکھے تھے اور ان عقائد کیمطابق اپنی زندگی گزاری تھی۔

توحید باری تعالیٰ

قَوْلُہٗ نَقُوْلُ فِیْ تَوْحِیْدِ اللّٰہِ مُعْتَقِدِیْنَ بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَاحِدٌ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اللہ رب العزت کی توحید کے متعلق ہم اس اعتقاد کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تنہا ہیں انکا کوئی شریک نہیں۔

مصنفؒ نے توحید کے عقیدہ کو باقی عقائد سے اس لیے مقدم کیا ہے کیونکہ حضرت آدمؑ سے لیکر

urdubooks.wordpress.com

حضرت محمد رسول ﷺ تک تمام پیغمبروں کی اجماعی دعوت اور اولین دعوت تو حید ہی تمام اعمال کی مقبولیت کی بنیاد ہے، اسلئے جب بچہ بولنا سیکھے تو پہلے اسے لا الہ الا اللہ کروایا جائے اور کلمہ کا معنیٰ اور مفہوم یاد کروایا جائے تا کہ توحید اسکے دل و دماغ میں رچ بس جائے اور جب بچہ سن بلوغت کو پہنچتا ہے تو پہلی جو چیز اس پر واجب ہے وہ یہ ہیکہ اللہ کے ایک معبود ہونے کی گواہی دے اور ساتھ ساتھ حضور اقدس ﷺ کے رسول ہونے کی بھی گواہی دے اور جب کوئی بندہ اس دنیا فانی کو چھوڑ کر آخرت کا سفر کرتا ہے اسوقت بھی توحید کا اقرار ضروری ہے جیسا کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:۔

"مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مستدرک حاکم)

تو معلوم ہوا جس طرح بالغ ہوتے ہی توحید کا اقرار ضروری ہے اسی طرح آخرت کی جانب روانہ ہوتے ہوئے بھی توحید کا اقرار ضروری ہے۔

اقسام توحید

توحید کی تین قسمیں ہیں (۱) توحید فی الالوہیت (۲) توحید فی الربوبیت (۳) توحید فی الصفات

قسم اول، توحید فی الالوہیت:۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ الٰہ اور معبود ہونے میں وحدہ لاشریک ہیں اور وہی عبادت کے لائق ہیں اور انہی سے ہر حال میں استعانت حاصل کی جائے اور انہی کو ملجاء و ماویٰ سمجھا جائے اور اسی توحید کی انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں کو دعوت دی جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ" (سورۃ الانبیاء آیت ۲۵)

اور جو ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے انکی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تم میری عبادت کرو،

urdubooks.wordpress.com

حضرت محمد رسول ﷺ تک تمام پیغمبروں کی اجماعی دعوت اور اولین دعوت تو حید اور تو حید ہی تمام اعمال کی مقبولیت کی بنیاد ہے، اسلئے جب بچہ بولنا سیکھے تو پہلے اسے لا الہ الا اللہ کروایا جائے اور کلمہ کا معنیٰ اور مفہوم یاد کروایا جائے تا کہ توحید اسکے دل و دماغ میں رچ بس جائے اور جب بچہ سن بلوغت کو پہنچتا ہے تو پہلی جو چیز اس پر واجب ہے وہ یہ ہیکہ اللہ کے ایک معبود ہونے کی گواہی دے اور ساتھ ساتھ حضور اقدس ﷺ کے رسول ہونے کی بھی گواہی دے اور جب کوئی بندہ اس دنیا فانی کو چھوڑ کر آخرت کا سفر کرتا ہے اسوقت بھی توحید کا اقرار ضروری ہے جیسا کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:۔

"مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ" (مستدرک حاکم)

تو معلوم ہوا جس طرح بالغ ہوتے ہی توحید کا اقرار ضروری ہے اسی طرح آخرت کی جانب روانہ ہوتے ہوئے بھی توحید کا اقرار ضروری ہے۔

اقسام توحید

توحید کی تین قسمیں ہیں (۱) توحید فی الالوہیت (۲) توحید فی الربوبیت (۳) توحید فی الصفات

قسم اول، توحید فی الالوہیت:۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ الٰہ اور معبود ہونے میں وحدہ لاشریک ہیں اور وہی عبادت کے لائق ہیں اور انہی سے ہر حال میں استعانت حاصل کی جائے اور انہی کو ملجاء و ماویٰ سمجھا جائے اور اسی توحید کی انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں کو دعوت دی جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ" (سورۃ الانبیاء آیت ۲۵)

اور جو ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے انکی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تم میری عبادت کرو،

besturdubooks.wordpress.com

قسم ثانی، توحید فی الربوبیت:۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے رب اور خالق ہونے میں تنہا ہیں اور ساری کائنات اپنی پرورش میں اللہ رب العزت کی محتاج ہے، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور خالقیت کے دلائل اور اثار اس قدر روشن اور واضح ہیں کہ انسان تھوڑا سا بھی غور کرلے تو وہ توحید فی الربوبیت کا قائل ہو جائے گا جیسے رب العزت کا ارشاد ہے "اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ ابراہیم آیت ۱۰)

کیا اللہ میں کچھ شک ہے جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔

قسم ثالث، توحید فی الصفات:۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں تنہا ہیں صفات میں انکا کوئی مثل اور شریک نہیں اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی صفات میں اسکے مماثل نہیں ہے اور بعض صفات مثلاً سمیع، علیم، رؤف اور رحیم وغیرہ بندوں میں بھی پائی جاتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع، علیم، رؤف اور رحیم ہونے کے مماثل نہیں ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۱)

کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مثل نہیں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے

قَوْلُہٗ وَلَاشَیْءٌ مِثْلُہٗ، وَلَاشَیْءٌ یُعْجِزُہٗ وَلَااِلٰہَ غَیْرُہٗ ۔

اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مثل نہیں ہے اور نہ کوئی شئی اللہ تعالیٰ کو عاجز کرسکتی ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسلیئے جہمیہ فرقہ کا رد ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کی نفی کی ہے دلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کیلئے صفات ثابت کی جائیں تو توحید ختم ہو جاتی ہے اور متعدد خداؤں کو ماننا لازم آتا ہے۔

لیکن جہمیہ کا یہ قول باطل ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کو صفات سے خالی کر دیا جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا معطل اور بیکار ہونا لازم آتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی ذات کا صفات سے خالی ہونا اسکا خارج میں پایا جانا ممکن نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات ماننے سے متعدد

urdubooks.wordpress.com

خداؤں کا ماننا لازم نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات اللہ تعالیٰ کا غیر نہیں ہیں جس سے لازم آئے۔

اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی

وہ اپنی قدرت میں کامل ہیں، کیونکہ عجز تو ضعف سے پیدا ہوتا ہے کہ جس کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہو اُسے نہیں کر پاتا اللہ تعالیٰ تو کمال قدرت والے ہیں یا عجز اس لئے ہوتا ہے کہ اسکو علم نہیں ہوتا کہ وہ کسطرح کرے اللہ تعالیٰ سے تو کوئی ذرہ بھی پوشیدہ نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کے متعلق کامل علم رکھتا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا" (سورۃ فاطر آیت ۴۴)

اور وہ خدا ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اسکو عاجز کر سکے وہ علم والا اور قدرت والا ہے،

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات ثابت ہونے کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جیسے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے "وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ" (سورۃ البقرہ ۱۶۳)

کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، نہیں ہے معبود مگر وہی جو رحمٰن اور رحیم ہے،

قَدِيْمٌ بِلَا ابْتِدَاءٍ دَائِمٌ بِلَا انْتِهَاءٍ لَا يَفْنٰى وَلَا يَبِيْدُ، وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا يُرِيْدُ لَا تَبْلُغُهُ الْاَوْهَامُ وَلَا تُدْرِكُهُ الْاَفْهَامُ وَلَا تُشْبِهُهُ الْاَنَامُ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ خَالِقٌ بِلَا حَاجَةٍ رَازِقٌ لَهُمْ بِلَا مَؤُوْنَةٍ، مُمِيْتٌ بِلَا مَخَافَةٍ، بَاعِثٌ بِلَا مُشَقَّةٍ.

ترجمہ:۔ وہ قدیم ازلی ہیں جنکی کوئی ابتداء نہیں، وہ دائمی ہیں جنکی کوئی انتہاء نہیں، نہ وہ ذات فنا ہوگی اور نہ اسپر ہلاکت طاری ہوگی اور نہیں ہوتا مگر جسکا وہ ارادہ کرتا ہے، اس تک وہم کی رسائی نہیں ہوتی اور نہ ہی فہم اسکا ادراک کر سکتا ہے، اور مخلوق اسکے مشابہ نہیں، وہ زندہ ہیں

besturdubooks.wordpress.com

اسپر موت طاری نہیں ہوگی، وہ قیوم ہیں یعنی خود قائم ہیں اور تمام چیزوں کو قائم رکھنے والے ہیں اسپر نیند طاری نہیں ہوتی، وہ خالق ہیں بغیر احتیاج کے یعنی اسکو کسی کے پیدا کرنے کی ضرورت نہیں، وہ رازق ہیں بغیر مشقت اٹھائے ہوئے، وہ مارنے والے ہیں بغیر کسی ڈر کے، وہ دوبارہ اٹھانے والے ہیں بغیر مشقت کے،

تجزیہ عبارت :۔ مذکورہ بالا عبارت میں مصنفؒ نے اللہ کی صفات بیان کی ہیں کہ وہ قدیم اور ابدی ہیں جس پر فنا اور ہلاکت نہیں آسکتی اور ہر کام اسکے ارادے سے ہوتا ہے اور اس تک وہم کی رسائی نہیں ہوسکتی اور وہ حی، قیوم ذات ہے اور وہ خالق، رازق، ممیت اور دوبارہ اٹھانے والے ہیں بغیر مشقت کے،

تشریح

قَوْلُهٗ قَدِيْمٌ بِلَا ابْتِدَاءٍ دَائِمٌ بِلَا انْتِهَاءٍ

اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم اور دائم ہے

اللہ تعالیٰ ایسے قدیم ازلی ہیں جن کی کوئی ابتداء نہیں اور ایسے دائمی ہیں اسکی کوئی انتہاء نہیں، کائنات میں جتنی چیزیں ہیں انکی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی، اللہ تعالیٰ ایسے قدیم ہیں جسکی کوئی ابتداء نہیں اور ہمیشہ رہیں گے جسکی کوئی انتہاء نہیں، اسی کو رب العزت اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں "هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ" (سورۃ الحدید آیت ۳) اسی کو سرور دو عالم ﷺ یوں ارشاد فرماتے ہیں "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ" (مسلم شریف)

اے اللہ تو ہی اول ہے اور تجھ سے پہلے کوئی شئی نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی شئی نہیں۔